دل کی بات

پنجاب میں بم دھماکے..... دہشت گرد کون؟

ملک کا پر امن صوبہ پنجاب ان دنوں دہشت گردی کی زد میں ہے۔ شوکت خانم کینسر ہسپتال اور پتو کی میں مسافر بس کے بعد اب شیخوپورہ میں بھی مسافروں سے بھری بس بم دھماکے کی زد میں آ گئی۔ ان دھماکوں کے نتیجے میں درجنوں بے گناہ اور مظلوم انسان موت کی وادی میں اتر گئے۔ ان دھماکوں کے ذمہ دار افراد اتنے سفاک اور شقی القلب ہیں کہ مریض، معصوم بچے، بوڑھے ماں باپ اور کڑیل جوان سبھی ان کے ظلم کی بھینٹ چڑھ گئے۔ کیا اس ظلم کے ارتکاب کے بعد بھی وہ سکون سے زندگی بسر کریں گے؟ جن ظالموں نے بے گناہ انسانوں کی جانیں لیں اور کئی خاندان تباہ کر دیئے ہیں وہ یقیناً دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوں گے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ان دھماکوں کے بعد وزیر اعظم، صدر مملکت وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کے بیانات اخبارات کی زینت بنے۔ وہی روایتی الفاظ ...... بے روح اور عمل سے تہی۔ منافقت کا لبادہ اوڑھے ہمارے سامنے ہیں۔

"دہشت گردوں سے آہنی ہاتھوں کے ساتھ نمٹا جائے گا۔"

"تخریب کار جلد از جلد گرفتار کرنے کا حکم"

"دہشت گرد بہت جلد گرفتار کر لیے جائیں گے"

"ہلاک شدگان کے پسماندگان کے لئے بیس ہزار اور تیس ہزار امداد کا اعلان"

"را اور رام ایک ہو کر پنجاب میں تخریب کاری کر رہے ہیں"

اور ان بیانات کے بعد وزیر اعظم کا ایک اور بیان قابل توجہ ہے۔

"ملک میں مہنگائی کم ہوئی ہے اور امن و امان کی صورت حال تسلی بخش ہے"

قارئین! اندازہ فرمائیں کہ بد قسمت ملک پاکستان کے حکمران کتنے شقی القلب، منافق، سیاسی مفاد پرست اور اقتدار کے حریص ہیں۔ کیا یہ دہشت گردوں سے کم سفاک ہیں؟

دھماکے مسلسل ہو رہے ہیں، قتل و غارت روز افزوں ہے، اور کیا یہ حکمران ہی ان دھماکوں اور دہشت گردی کے ذمہ دار نہیں؟ ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ میڈیا سے زنا کی عام دعوت دی جا رہی ہے۔ ملک معاشی، اقتصادی اور سیاسی طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اور حکمران بچا کھچا خزانہ بھی سمیٹ رہے ہیں کہ شاید یہ آخری موقع ہے۔ نہ کوئی مجرم گرفتار ہوا اور نہ ہی جرائم میں کمی واقع ہوئی اور مہنگائی روز بروز بڑھ رہی جبکہ وزیر اعظم فرماتی

ہیں کہ امن و امان کی صورتِ حال تسلی بخش ہے۔ یقیناً یہ صورت حال اور موجودہ حکمرانوں اور سیاست دانوں کا راج ہمارے اعمال بد کی سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کے حال پر رحم فرمائے اور ملک کی موجودہ قیادت سے مکمل نجات دے (آمین)

قومی ختم نبوت کنونشن:

یہ امر مسلّمہ ہے کہ قادیانی اسلام اور وطن کے غدار ہیں۔ قیام پاکستان سے لیکر اب تک وہ اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ کسی نہ کسی طرح پاکستان کے اقتدار پر شب خون مار کر قبضہ و تسلط کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے وطن، مذہب، انسانی اقدار غرض تمام خوبصورت جذبوں کو داؤ پر لگا دیا۔ تاحال وہ اسی ڈگر پر سر گرم ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم اقلیت اقرار دیئے جانے کے بعد خاص طور پر قادیانیوں کی سرگرمیوں میں تیزی آئی۔ امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل ان کی پشت پر ہیں۔ گزشتہ ماہ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے انسانی حقوق کے حوالے سے پاکستان میں قادیانیوں پر مظالم کا رونا رویا ہے اور "سیاپا" کیا ہے۔ اس نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر عائد جملہ پابندیاں انسانی حقوق کے خلاف ہیں انہیں ختم کیا جائے" موجودہ حکومت نے اسی امریکی دباؤ کے تحت اقلیتوں کے دوہرے ووٹ کی تجویز پیش کی ہے جس کا مقصد صرف اور صرف قادیانیوں کو سیاسی تحفظ فراہم کرنا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے ۱۶ مئی کو لاہور میں "قومی ختم نبوت کنونشن" طلب کیا ہے۔ اس کنونشن میں قادیانیوں کی جارحانہ اور وطن دشمن سرگرمیوں کے جائزے کے علاوہ ان کے مؤثر تدارک کے لئے لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کا یہ فیصلہ انتہائی اہم اور بروقت ہے۔ تمام دینی جماعتیں اس کنونشن کو کامیاب بنائیں اور کوئی عملی حل بھی تجویز کریں۔

مولانا ابوریحان سیالکوٹی

سبائی فتنہ

(حصہ اول)

قیمت 150روپے

اہل سنت کے روپ میں رفض و سبائیت پھیلانے والے طبقہ کے خیالات کا علمی و تحقیقی محاسبہ

ایسی کتاب جس نے بعض نام نہاد تقدس مابوں کی حجلہ عروسی میں زلزلہ بپا کر دیا

بخاری اکیڈمی، مہربان کالونی، ملتان۔